موہن لعل پریمی

سندھ کا دُرِ بے بہا — ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ

وادئ سندھ اپنی بے شمار خوبیوں اور خصوصیات کی بنا پر منفرد حیثیت و اہمیت کی حامل ہے۔خواہ قدیم تہذیب ہو یا تاریخ وثقافت ہر لحاظ سے سندھ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہاں کے ذہین لوگوں نے اپنی ذہانت اور خدمت کی بدولت ملک وقوم کو افتخار کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ علامہ آئی۔آئی قاضی، علامہ عمر بن محمد داؤد پوتہ، پیر علی محمد راشدی، پیر حسام الدین راشدی وغیرہ سندھ کے ایسے سپوت ہیں جنھوں نے اپنے اپنے شعبہ ہائے زندگی میں کارنمایاں سرانجام دیے ہیں۔ جب بات تحقیق وتنقید، سندھی لوک ادب، ثقافت اور تعلیم کی آتی ہے۔تو ہمیں سب سے بڑا نام ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کا نظر آتا ہے۔انھوں نے سندھ اور سندھی زبان وادب پر جو احسانات کیے ہیں وہ ناقابلِ فراموش ہیں۔

ڈاکٹر نبی بخش خان ولد علی محمد خان لغاری بلوچ گاؤں جعفر خان لغاری، تحصیل سنجھورو (ضلع سانگھڑ) میں 16 دسمبر 1917ء بہ مطابق 2 ربیع الاول 1336ھ بروز اتوار پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے لیے گاؤں پلیو خان لغاری کے پرائمری اسکول میں اور 1929ء میں نوشہرو فیروز کے مدرسے میں داخل ہوئے۔ میٹرک کا امتحان 1936ء میں بمبئی یونیورسٹی سے پاس کیا۔ 1941ء میں بہاء الدین کالج جونا گڑھ (بھارت) سے بی۔اے آنرز کی ڈگری فرسٹ کلاس میں لی اور بمبئی یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ 1943ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔اے کی سند فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں حاصل کی۔اسی یونیورسٹی سے ایل۔ایل۔بی کا امتحان فرسٹ کلاس میں پاس کیا۔ اس کے بعد آپ نے کولمبیا یونیورسٹی نیو یارک امریکا سے

بی۔ایڈاور تعلیم میں ڈاکٹریٹ (D.Ed) کی اعلیٰ اسناد حاصل کیں۔

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ 1946ء میں امریکا گئے اور 1949ء میں جب وطن لوٹے تو عملی زندگی کا آغاز محکمۂ اطلاعات ونشریات میں ملازمت سے کیا۔ بعدازاں مشرقِ وسطیٰ کے سفارت خانے میں محکمۂ تعلقات عامہ میں تقرری ہوئی۔ 1951ء میں سندھ یونیورسٹی کے شعبۂ تعلیم میں پروفیسر مقرر ہوئے۔آپ شعبۂ سندھی کے پہلے استاد اور صدر نشین بھی ہوئے۔ سندھ یونیورسٹی کے شعبۂ تعلیم کو جب انسٹی ٹیوٹ کا درجہ دیا گیا تو آپ 1951ء سے 1976ء تک پہلے پروفیسر اور بعد میں ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔1973ء سے 1976ء تک سندھ یونیورسٹی میں بحیثیت وائس چانسلر بھی رہے۔ 1976ء سے 1977ء تک وزارتِ تعلیم، وفاقی حکومت اسلام آباد میں خدمات انجام دیں۔ 1977ء سے 1979ء تک وزارتِ ثقافت، آثارِ قدیمہ، کھیل وسیاحت میں مقرر ہوئے۔یکم جولائی 1979ء10 اکتوبر 1979ء تک قومی کمیشن برائے تحقیق، تاریخ وثقافت کے چیئرمین مقرر کیے گئے۔22 نومبر 1980ء سے اگست 1982ء تک انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے پہلے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ اس دوران آپ قومی کمیشن برائے تحقیق تاریخ وثقافت کے چیئرمین بھی رہے۔اس کمیشن کی ازسرِ نوتعمیر 1979ء سے 1982ء تک آپ اس کے ڈائریکٹر مقرر کیے گئے۔ بعد میں اس ادارے کا نام بدل کر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلام، ہسٹری، کلچر اینڈ سویلائزیشن کر دیا گیا۔1983ء سے 1990ء تک ہجرہ کونسل اسلام آباد سے بہ طور مشیر منسلک رہے۔ 1990ء سے 1994ء تک سندھی لینگویج اتھارٹی حیدرآباد کے پہلے سربراہ کی حیثیت سے کام کیا۔اس کے علاوہ 1993ء میں بہ حیثیت وزیرِ تعلیم آپ صوبۂ سندھ کی نگران حکومت میں بھی شامل ہوئے۔

تحقیقی وعلمی وادبی خدمات کے صلے میں ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کو ''تمغۂ پاکستان''، ''ستارۂ قائداعظم'' اور 1979ء میں صدارتی ایوارڈ ''تمغۂ حسنِ کارکردگی'' سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ سیکڑوں انعامات، اعزازات اور ایوارڈز بھی حاصل کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے سندھی ادب، زبان، اردو ادب، تعلیم، ثقافت، تاریخ، لسانیات، لطیفیات، لغت، موسیقی اور لوک ادب پر بے شمار کتب تصنیف و تالیف کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کثیر التصانیف مصنف ہیں۔ان کی مندرجہ ذیل کتب شاہ کار کا درجہ رکھتی ہیں۔

سندھی زبان وادب کی تاریخ، سندھی موسیقی کی تاریخ، کلیاتِ حمل (1953ء)، مبین شاہ کا کلام (1963ء) ، خلیفے صاحب کا رسالہ (1966ء) ، شاہ لطف اللہ قادری کا کلام (1968ء)، کلام فقیر ولی محمد لغاری (1968ء)، کلیات سانگی (1969ء)، شاہ شریف بھاڈائی کا رسالہ (1972ء)، راگ نامہ (1981ء)، رسالہ غلام محمد خانزئی کا (1985ء)، قاضی قادن کا رسالہ (1999ء)، شاہ کا رسالہ برٹش میوزیم والا (1969ء) شاہ کے رسالے کے سرچشمے (1972ء)، شاہ کے رسالے کی ترتیب (1974ء)، شاہ کا رسالہ تین مخطوطات کی بنیاد پر (1974ء)، شاہ کا رسالہ 10 مخطوطات کی بنیاد پر (1977ء)، شاہ کا رسالہ اور رسالے کا کلام (دس جلدیں) آپ نے حضرت شاہ عنایت شہید، فقیر محمد صدیق صادق سومرو اور لاتعداد دیگر بزرگوں کے بکھرے ہوئے مواد کو یکجا کر کے تصحیح و ترتیب، حاشیہ آرائی اور بسیط مقدمے لکھ کر خوب صورتی کے ساتھ مرتب کیا۔

تاریخ کے حوالے سے آپ نے فارسی میں تاریخ طاہری، بیگلارنامہ، نہج تعلیم، لبِ تاریخ سندھ اور بلوچی شاعری پر حواشی وتعلیقات کے ساتھ تعارفی نوٹ بھی لکھے۔ مولانا آزاد سبحانی، طلباء اور تعلیم، فتح نامہ سندھ، تاریخ معصومی، سندھ میں اردو شاعری، باقیات ازاحوالِ کلہوڑا، دفاع فتح نامہ سندھ، چچ نامہ فارسی، سندھی فارسی لغت، دیوانِ شوق (اردو)، دیوانِ ماتم (اردو)، اردو زبان کی قدیم تاریخ، تحفۃ الکرام، تاریخ بلوچی (زوال حکومتِ کلہوڑا)، ابی العطاء السندی کی عربی شاعری جیسی کتب کی تصحیح، ترتیب وتدوین اور حاشیہ آرائی کی اور کئی ایک پر بہترین مقدمے بھی لکھے۔

سندھی لوک ادب پر آپ کی مرتب کردہ 42 کتب میں مداحیں اور مناجاتیں، مناقب، معجزے، مولود، سہ حرفیاں، ہفتے، دن، راتیں اور مہینے، واقعاتی ابیات، مناظرے، سنگھار کے

ابیات، پہیلیاں، ڈٹھ، معمے اور بول، گھارتیں اور ہنر، ڈور اور بیت، گیچ اور لوک گیچ، بیت اور نثر بیت، کافیاں اور لوک کہانیاں، جنگ نامے اور قصے، رسوم و رواج، شگون اور بہت سے قصے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے بیلا ین جابول (1950ء)، لاکھو پھلانی (1985ء) سب رنگ (1968ء) اور رہان ہیروں کی کان (1999ء) بھی تالیف کی ہیں۔

لغت نویسی کے سلسلے میں جامع سندھی لغات (پانچ جلدیں)، سندھی اردو لغت (1959ء)، اردو سندھی لغت (1960ء)، جواہر لغات اکیچار سندھی از آخوند عبدالرحیم وفا عباسی (ترتیب و تدوین اور دیباچہ)، سندھ لغت (ایک جلد میں 1998ء) اہم کام ہیں۔

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کی انگریزی میں لکھی ہوئی مندرجہ ذیل کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔

(1) Sindh studies in history (Monograph).
(2) Advent of Islam in Indonesia.
(3) Lands of Pakistan Historical and Perspectives
(4) Development of Music in Sindh.
(5) Education in sindh before the British conquest and the educational policies of the British Government.
(6) Great books of Islamic civilization.

ڈاکٹر بلوچ صاحب نے اردو، سندھی اور انگریزی زبانوں میں لاتعداد تحقیقی و تنقیدی مقالے بھی تحریر کیے ہیں جو شائع ہو کر قبول عام حاصل کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ زود نویس ہیں۔ انہوں نے جس انداز سے سندھی علم و ادب، تعلیم، ثقافت، موسیقی اور لسانیات پر بھرپور کام کیا ہے، شاید ہی متذکرہ بالا شعبوں کا کوئی پہلو ایسا ہو جو اُن سے رہ گیا ہو۔

سندھ کے محققین اور دانشور حضرات خواہ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے تحقیقی نتائج سے اختلاف رکھیں یا نہ رکھیں، اُن کی محنتِ شاقہ کے معترف ضرور ہیں اور کسی نہ کسی طرح اُنہیں خراجِ تحسین پیش کرنے پر مجبور ہیں۔ ذیل میں سندھ کے چند معروف اہل قلم کی آراء درج کی جاتی ہیں جو ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کو سندھ کا عظیم محقق، ادیب، دانشور اور دُرِ بے بہا ثابت کرتی ہیں۔

1۔ آگرو، غلام ربانی:

"ڈاکٹر بلوچ صاحب علمی و ادبی لحاظ سے، حسین و جمیل خطۂ سندھ کا ایک ایسا سدا بہار درخت ہیں کہ جس کی سرسبز پتیوں، پھلوں اور پھولوں میں نہ جانے کتنی فاختائیں، کبوتر اور قمریاں آشیاں بنائے ہوئے ہیں۔ سندھ کے یہ طائرانِ جنت بہت ہی میٹھی آواز میں چہچہاتے ہیں، روح کو راحت بخشتے ہیں گویا وہ فطری ساز و سرود کے ساتھ غیبی نغمے نکلتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ماننا پڑے گا کہ ڈاکٹر بلوچ سندھ کا حسن ہیں۔ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ سندھ کے پاس ڈاکٹر بلوچ دو نہیں، صرف ایک ہے۔ یعنی ع

یہ طور کا جلوہ ہے، ہر بار نہیں ہوتا"

2۔ ابڑو آفتاب:

"حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر بلوچ صاحب کی ہمہ جہت شخصیت کے اتنے وسیع پہلو ہیں، جنہیں ایک مضمون میں نہیں بلکہ جدا جدا کتابوں میں سمیٹنا چاہیے۔ ان شاء اللہ وہ وقت بھی آئے گا جب ان کی زندگی ہی میں "ڈاکٹر بلوچ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" قائم ہوگا، جہاں ڈاکٹر صاحب کے کیے ہوئے کاموں پر مکمل تحقیق کی جائے گی اور اُن کے دیے ہوئے رہنما اصولوں کو اختیار کرتے ہوئے ادب کو اوج بخشا جائے گا۔"

3۔ الانا، غلام علی، ڈاکٹر:

"ڈاکٹر صاحب ایک ہمہ جہت اور کثیر الاوصاف دانشور ہیں۔ وہ پہلو خواہ علم التعلیم کا ہو یا ادبیات کا، وہ پہلو چاہے علم اللسان کا ہو یا علم اللغات کا، وہ پہلو سندھ کی آثار شناسی کے بارے میں ہو یا سندھی ثقافت کے بارے میں، وہ جہت سندھ شناسی سے متعلق ہو یا لطیفؒ شناسی سے متعلق، وہ پہلو اساس ادبیات کے بارے میں ہو یا لوک ادب کے بارے میں، ڈاکٹر صاحب ان

تمام علوم میں زیادہ دسترس رکھتے ہیں۔"

4۔ بگھیو، عزیز الرحمٰن، ڈاکٹر:

"ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے ملکی اور مرکزی، تعلیمی اور ادبی معاملات میں قابلِ قدر کارنامے انجام دیے اور اپنی علمیت، معلومات اور تجربے کی بنا پر بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے اور ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا۔"

5۔ بلوچ، خدیجہ (ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کی زوجہ محترمہ):

"آپ (ڈاکٹر بلوچ) نہایت ہمدرد، پیار کرنے والے اور قوت برداشت رکھنے والے خاوند، تمام مشفق اور مہربان باپ اور انتہائی مخلص دل کی حامل شخصیت ہیں۔ آپ کی یہ خوبیاں میں نے اُن کے ساتھ رہتے ہوئے دیکھی اور محسوس کی ہیں۔"

6۔ بیوس، تاجل:

"جس طرح لطیفؒ نے رسالہ تخلیق کر کے سندھ اور سندھیت کو ہر دور میں زندہ رکھا ہے، اسی طرح ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے لوک ادب کو اکٹھا کر کے سندھ ماتا کو زیورات سے مزین کیا ہے۔"

7۔ پٹھان، دُر محمد، ڈاکٹر:

"موجودہ دور کے محققین میں جس شخص نے عالمی شہرت اور نیک نامی حاصل کی ہے وہ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ ہیں۔ سندھی لوک ادب اور لغت پر ڈاکٹر صاحب نے جو مثالی کام کیا ہے اسے سندھ کے لوگ کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ مواد اور معلومات کی جمع بندی کے لیے ڈاکٹر صاحب نے سندھ کے کونے کونے کا دورہ کیا۔ سندھ کے شاید ہی کسی دوسرے محقق کو گاؤں

اور بستیوں، دیہات اور شہروں کے لوگوں سے ملنے جلنے کا موقع ملا ہو۔ اس حوالے سے ڈاکٹر صاحب کو اگر سندھ کا ابنِ بطوطہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ نے نصف صدی سیر و سفر میں گزار کر سیر و سفر کی لطیفی سنت کا حق ادا کیا ہے۔ اس عرصے کے دوران ڈاکٹر صاحب نے بے شمار عالموں، ادیبوں، شاعروں، سگھڑوں اور سالکوں کے ساتھ محفلیں جمائیں اور ان محفلوں نے آپ کو سندھ کا نرالہ "ثقافتی محقق" بنا دیا ہے۔"

8۔ جام ساقی:

"ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ اور بابائے سندھ کا مرید حیدر بخش جتوئی ان لوگوں میں سے ہیں، جنہیں کچھ ہزار سال قبل پیدا ہونے کی صورت میں پیغمبر کہا جاتا تھا اور کچھ صد سال قبل پیدا ہونے کی صورت میں صوفی یا ولی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ جب کہ آج صرف عالم یا انقلابی کہا جاتا ہے۔ جس طرح شہد کی مکھی نمکین پھولوں میں سے شیریں شہد بناتی ہے اور شاعر تلخ تجربات سے پیارے شعر تخلیق کرتا ہے، اسی طرح ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے جاہلوں میں سے بھی علم حاصل کیا ہے۔"

9۔ جونیجو، عبدالجبار، ڈاکٹر:

"ڈاکٹر بلوچ کو سندھ کی تاریخ، تہذیب اور ثقافت کو محفوظ کرنے کا عشق رہا ہے۔ اس سلسلے میں جہاں اس کام کو خود انجام نہ دے سکے تو اس کی تکمیل کے لیے متعلقہ محکموں اور اشخاص کو ہدایت جاری کرتے رہے۔"

10۔ جویو، تاج:

"جامع سندھی لغات، ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کا وہ تاریخی کارنامہ ہے جس پر سندھی قوم جتنا فخر کرے وہ کم ہے۔ اس ایک اعلیٰ کام نے ہی ڈاکٹر صاحب کو سندھ کا عظیم لغات نویس

ثابت کر دیا ہے۔''

11۔ سندھی، حمید:

''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ سندھ کا عظیم سرمایہ ہیں۔ اللہ انہیں تا دیر سلامت رکھے اور ان کا بال بھی بیکا نہ ہو۔ ہم سب اہل خانہ ان کے لیے دعا گو ہیں۔ یقیناً سندھ کے تمام لوگ بھی ان کے لیے دعا گو ہوں گے کہ اس عظیم شخص نے کہیں بھی کوئی بھول نہیں کی ہے۔ دو باتیں نہیں کی ہیں۔ سندھ کے لوگوں اور ان کے حقیقی سرمایے کے تحفظ کے لیے انہوں نے اپنی پوری زندگی وقف کر دی ہے۔''

12۔ شاہ، رشید احمد، ڈاکٹر:

''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نے اپنی تمام زندگی ادب، تاریخ، تعلیم، زبان اور سندھیوں کی بہتری اور بہتر تبدیلی کے لیے صرف کی ہے۔''

13۔ شیخ محمد اسماعیل:

''ڈاکٹر بلوچ نے سندھی زبان کی علمی خدمت میں معاوضے کی طمع اور طلب نہیں رکھی۔ آپ نے زبان کی خدمت کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔

ڈاکٹر صاحب کے انشا اور اسلوب کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس وقت تک سو سے زائد موضوعات پر کتب تحریر کی ہیں مگر جس بھی موضوع پر لکھا ہے، محاورے اور زبان بھی اسی کے مطابق استعمال کیے ہیں۔ آپ سے پہلے کسی بھی ادیب نے انشائیہ انداز اختیار نہیں کیا ہے۔''

14۔ صدیقی، آفاق، پروفیسر:

''حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت موجودہ دور میں نہ صرف سندھی زبان و ادب

بلکہ حقیقت میں پاکستانی زبانوں کے ادب اور تہذیب و ثقافت کی تعمیری پیش رفت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔''

15۔ کاشف، محمد حسین:

''علمی تحقیق اور فکری تخلیق کی دنیا میں عالمی طور پر جن بھی شخصیتوں کو پذیرائی ملی ہے، ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کی شخصیت بھی ان میں سے ایک ہے، جنہیں دنیا کے علمی حلقوں میں جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے امریکا، انگلینڈ، روس، فرانس، ایران، ترکی، مصر اور دیگر ممالک میں عالمی علمی اور تاریخی کانفرنسوں میں شریک ہو کر اس خطے کی تاریخ، تہذیبی رویوں، زبان اور علمی حیثیت پر مقالے پیش کر کے نہ صرف داد پائی بلکہ خطے کی تاریخی حیثیت اور اپنی علمی قابلیت کا لوہا بھی منوایا ہے۔ اہلِ سندھ ان پر جتنا فخر کریں کم ہے۔ ایسے پُر اوصاف اور عاقل لوگ تاریخ میں کبھی کبھار پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی عظیم علمی شخصیات پر زبان، تاریخ اور ادب ناز کرتے ہیں۔''

16۔ کھہڑو، حمیدہ، ڈاکٹر:

"A man of great mental capacity and indefatigable worker and devoted to the cause of learning and knowledge, Dr. Baloch has helped sindh monumentalleaps in its knowledge about itself. There is no corner of geography and anthropology that is not researched by him. It would not be an exaggerahin to call him an encyclopaedia of sindh."

17۔لغاری، عابد، ڈاکٹر:

''ڈاکٹر صاحب کی تمام کتابیں سندھی ادب کی بنیادی اور اساسی کتب ہیں، جو ہر دور میں ہر ادیب، شاعر، محقق اور دانشور کی بہترین رہنمائی کرتی رہیں گی اور ڈاکٹر صاحب ہر دور میں ہر عالم، ادیب اور ادب کے طالب علم کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔''

مددگار کتب:

۱۔ خادم حسین چانڈیو، ''ماروی ملیر''، حیدرآباد، گنج بخش کتاب گھر، ۲۰۰۱ء

۲۔ عبدالجبار جونیجو، ڈاکٹر، ''ڈاکٹر بلوچ ہک مطالعو''، بدین ادبی سوسائٹی، ۱۹۹۸ء

۳۔ عبدالجبار عابد لغاری، ڈاکٹر، ''سرہا گل سندھ جا''، شکارپور، مہران اکیڈمی، جولائی ۲۰۰۲ء

۴۔ ہدایت پریم، ''سندھی بولی جا محقق''، حیدرآباد سندھی تحقیقی بورڈ، ۱۹۹۴ء

۵۔ رسالو ''مہران سوانح نمبر''، سندھی ادبی بورڈ جامشورو، ۱۹۹۰ء

۶۔ ماہوار ''نئی زندگی ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ نمبر''، حیدرآباد دسمبر ۲۰۰۰ء

☆☆☆